

مرد و عورت کی نماز کا فرق

احادیث و فقہ کی روشنی میں

رسالہ ہذا میں احادیث، غلیبہ اور فقہی عبارات کی روشنی میں اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ مرد و عورت کی نماز ایک جیسی نہیں، نبی کریم ﷺ، صحابہ و تابعین، فقہاء و محدثین اور جہود ائمہ مجتہدین کے نزدیک مرد و عورت کی نماز میں کئی چیزات سے تفرق ہے جس کو خود احادیث میں صراحتاً واضح کیا گیا ہے۔ تاہم ائمہ اربعہ و جہود فقہاء اس پر متفق ہیں لہذا اس سے انکار یا تحفہ نسل برحقاً حقیقت پر پردہ ڈالنے کے سوا کچھ نہیں۔



مرتب

محمد سلمان غفرلہ

فہرست مضامین

مرد و عورت کی نماز کا فرق

﴿احادیث طیبہ کی روشنی میں﴾

- 3 مرد و عورت کی نماز میں عمومی فرق پر مشتمل احادیث:
- 5 عورت ہاتھ کیسے اور کہاں تک اٹھائے گی:
- 7 عورت اپنے ہاتھ قیام کی حالت میں کیسے رکھے گی:
- 7 عورت رکوع کیسے کرے گی:
- 7 عورت سجدہ کیسے کرے گی:
- 10 عورت نماز میں کیسے بیٹھے گی:

﴿فقہی عبارات کی روشنی میں﴾

- 12 فقہ مالکی:
- 13 فقہ شافعی:
- 17 فقہ حنبلی:
- 19 فقہ حنفی:
- 20 نماز میں عورتوں کی مخصوص صورتیں:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مرد و عورت کی نماز کا فرق

احادیث و فقہ کی روشنی میں

احادیث طیبہ کی روشنی میں:

بہت سے لوگ یہ غلط فہمی پھیلاتے ہیں کہ مرد و عورت کی نماز کا فرق احادیث سے ثابت نہیں، دونوں کی نماز کا طریقہ کار ایک ہی ہے، حالانکہ یہ حقیقت اور واقعہ کے سراسر خلاف ہے، نبی کریم ﷺ سے نے مرد و عورت کی نماز میں فرق بیان کیا ہے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس فرق کا لحاظ رکھا کرتے اور بیان کیا کرتے تھے اور یہی تابعین، تبع تابعین، اسلاف اور امت کے ائمہ مجتہدین کا مسلک تھا جیسا کہ آگے آنے والی احادیث سے یہ واضح ہو جائے گا۔

مرد و عورت کی نماز میں عمومی فرق پر مشتمل احادیث:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ الْأَوَّلُ، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْآخِرُ، وَكَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَتَجَافَوْا فِي سُجُودِهِمْ، وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَخْفِضْنَ فِي سُجُودِهِنَّ، وَكَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ

يَقْرِشُوا الْيُسْرَى، وَيَنْصِبُوا الْيُمْنَى فِي التَّشْهَدِ، وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَتَرَبَّعْنَ
وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ أَبْصَارَكُمْ فِي صَلَاتِكُنَّ تُنْظَرْنَ إِلَى
عَوْرَاتِ الرِّجَالِ۔ (سنن کبریٰ بیہقی: 3198)

ترجمہ: صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: مردوں کی سب سے بہترین صف پہلی اور عورتوں کی سب سے بہترین
آخری ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو کھل کر سجدہ کرنے کا حکم دیتے تھے اور عورتوں کو
اس بات کا حکم دیا کرتے تھے کہ وہ سمٹ کر سجدہ کریں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو اس
بات کا حکم دیا کرتے تھے کہ وہ تشهد کی حالت میں اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر دایاں پاؤں
کھڑا کریں، اور عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ سمٹ کر (یعنی توڑک کے ساتھ زمین
پر سرین رکھ کر) بیٹھیں، اور فرماتے: اے عورتو! تم لوگ نماز اپنی آنکھوں کو اٹھایا
مت کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری نگاہ مردوں کے ستر پر پڑ جائے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ اللَّهَ سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ، فَقَالَ:
«تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِرُ»۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 2778)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک مرتبہ عورت کی نماز کے بارے میں
پوچھا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِرُ“ خوب اچھی طرح اکٹھے ہو کر
اور سمٹ کر نماز پڑھے۔

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجْتَمِعُ الْمَرْأَةُ إِذَا رَكَعَتْ تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِلَى
بَطْنِهَا، وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ، فَإِذَا سَجَدَتْ فَلْتَضُمَّ يَدَيْهَا إِلَيْهَا، وَتَضُمُّ
بَطْنَهَا وَصَدْرَهَا إِلَى فَخْذَيْهَا، وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ۔ (عبد الرزاق: 5069)

ترجمہ: حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: عورت رکوع کرتے ہوئے سمٹ کر رکوع کرے گی چنانچہ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر اپنے پیٹ کے ساتھ ملا لے گی، اور جتنا ہو سکے سمٹ کر رکوع کرے گی، پھر جب سجدہ کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے (جسم کے) ساتھ ملا لے گی، اور اپنے پیٹ اور سینہ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملا لے گی اور اور جتنا ہو سکے سمٹ کر سجدہ کرے گی۔

فائدہ: اس حدیث سے عورت کی نماز کا اصول یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی پوری نماز میں شروع شروع سے آخر تک اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ وہ نماز میں زیادہ سے زیادہ سمٹ کر ارکان کی ادائیگی کرے، چنانچہ حدیث مذکور میں بار بار ”وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ“ کے الفاظ اسی ضابطہ کو بیان کر رہے ہیں۔

عورت ہاتھ کیسے اور کہاں تک اٹھائے گی:

حضرت وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”يَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ، إِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حِذَاءَ أُذُنَيْكَ، وَالْمَرْأَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حِذَاءَ ثَدْيَيْهَا“ اے وائل! جب تم نماز پڑھنے لگو تو دونوں ہاتھ کانوں کے برابر

اٹھاؤ، اور عورتیں اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتیوں تک اٹھائیں۔ (طبرانی کبیر: 22/19)

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَشِيرُ الْمَرْأَةُ بِيَدَيْهَا كَالرِّجَالِ بِالتَّكْبِيرِ قَالَ: «لَا تَرْفَعُ بِذَلِكَ يَدَيْهَا كَالرِّجَالِ، وَأَشَارَ فَخَفَضَ يَدَيْهِ جِدًّا وَجَمَعَهُمَا إِلَيْهِ» وَقَالَ: «إِنَّ لِلْمَرْأَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرِّجُلِ»۔ (مصنف عبد الرزاق: 5066)

ترجمہ: حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا عورت تکبیر کہتے وقت اپنے ہاتھوں کو مردوں کی طرح اٹھائے گی؟ تو حضرت

عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، عورت اپنے ہاتھوں کو مردوں کی طرح نہیں اٹھائے گی۔ اس کے بعد انہوں نے (سکھانے کے لئے) بہت پست انداز میں اپنے ہاتھوں سے (تکبیر کا) اشارہ کیا اور ہاتھوں کو اپنی طرف سمیٹ کر رکھا، اور فرمایا: **إِنَّ لِلْمَرْأَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ**۔ عورت کی حالت (نماز کے بہت سے افعال میں) مرد کی طرح نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ زَيْتُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَرْفَعُ كَفَّيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا حِينَ تَفْتَحُ الصَّلَاةَ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 2470)

ترجمہ: حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ وہ نماز کو شروع کرتے ہوئے (یعنی تکبیر تحریمہ کہتے وقت) اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اٹھایا کرتی تھیں۔

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنَا شَيْخٌ لَنَا، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ: كَيْفَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «حَذْوَ نَدْيَيْهَا»۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 2471)

ترجمہ: حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ وہ نماز میں کہاں تک اپنے ہاتھ اٹھائے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اپنی چھاتیوں تک۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول نقل فرماتے ہیں: **«تَرْفَعُ يَدَيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا»** یعنی عورت اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اٹھائے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 2471)

عَنْ حَمَّادٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتَفْتَحَتِ الصَّلَاةَ: «تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِلَى نَدْيَيْهَا»۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 2473)

ترجمہ: حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ عورت نماز کو شروع کرتے ہوئے

اپنے ہاتھ اپنی چھاتی تک اٹھائے گی۔

عَاصِمُ الْأَحْوَلُ، قَالَ: «رَأَيْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ، كَبَّرَتْ فِي الصَّلَاةِ، وَأَوْمَأَتْ حَذْوَ ثَدْيَيْهَا»۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 2475)

ترجمہ: حضرت عاصم احول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ بنت سیرین رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نماز کی تکبیر کہتے ہوئے اپنے ہاتھ چھاتی تک اٹھائے۔

عورت اپنے ہاتھ قیام کی حالت میں کیسے رکھے گی:

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجْمَعُ الْمَرْأَةُ يَدَيْهَا فِي قِيَامِهَا مَا اسْتَطَاعَتْ۔ (مصنف عبد الرزاق: 5067)

ترجمہ: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ حضرت عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ عورت بحالت قیام اپنے ہاتھوں کو جتنا سمیٹ سکتی ہے سمیٹے گی۔

عورت رکوع کیسے کرے گی:

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجْمَعُ الْمَرْأَةُ إِذَا رَكَعَتْ تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِلَى بَطْنِهَا، وَتَجْمَعُ مَا اسْتَطَاعَتْ۔ (مصنف عبد الرزاق: 5069)

ترجمہ: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: عورت رکوع کرتے ہوئے سمٹ کر رکوع کرے گی چنانچہ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر اپنے پیٹ کے ساتھ ملا لے گی، اور جتنا ہو سکے سمٹ کر رکوع کرے گی۔

عورت سجدہ کیسے کرے گی:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلَى فَخِذِهَا الْأُخْرَى، وَإِذَا سَجَدَتْ أَلْصَقَتْ بَطْنَهَا

فِي فَخْذَيْهَا كَأَسْتَرٍ مَا يَكُونُ لَهَا، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَقُولُ: يَا مَلَأَيْكَتِي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهَا۔ (سنن کبریٰ بیہقی: 3199)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی (دائیں) ران کو دوسری (بائیں) ران پر رکھے یعنی سمٹ جائے اور سجدہ میں جائے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے اس طرح ملائے کہ پردہ کا لحاظ زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ: اے فرشتو! تم گواہ بن جاؤ، میں نے اس عورت کی مغفرت کر دی۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ: «إِذَا سَجَدْتُمَا فَضْمًا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ»۔ (سنن کبریٰ بیہقی: 3201)

ترجمہ: حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو جسم کے بعض حصوں کو زمین سے چمٹادو، اس لئے کہ اس (سجدہ کرنے) میں عورت مرد کی طرح نہیں ہے۔

وَكَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَتَجَافَوْا فِي سُجُودِهِمْ، وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَخْفِضْنَ فِي سُجُودِهِنَّ، وَكَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَفْرِشُوا الْيَسْرَى، وَيَنْصِبُوا الْيُمْنَى فِي الشَّهَادِ، وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَتَرَبَّعْنَ۔ (سنن کبریٰ بیہقی: 3198)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ مردوں کو کھل کر سجدہ کرنے کا حکم دیتے تھے اور عورتوں کو اس بات کا حکم دیا کرتے تھے کہ وہ سمٹ کر سجدہ کریں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِرْ، وَلْتَلْصِقْ فَحِذْيَهَا بِبَطْنِهَا»۔ (مصنف عبد الرزاق: 5072)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عورت جب سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ سمٹ کر کرے اور اپنی رانوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر کر سجدہ کرے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: «الْمَرْأَةُ تَضْطَمُّ فِي السُّجُودِ» کہ عورت سجدے میں اپنے آپ کو سمیٹے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 2781)

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: «إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنَّهَا تَنْضَمُّ مَا اسْتَطَاعَتْ، وَلَا تَتَجَافَى لِكَيْ لَا تَرْفَعَ عَجِيزَتَهَا»۔ (مصنف عبد الرزاق: 5068)

ترجمہ: حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت حسن اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول منقول ہے کہ: جب عورت سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی استطاعت کے مطابق اپنے آپ کو سمیٹے، اور اپنے پیٹ کو رانوں سے جدا نہ کرے، کہیں اس کی سرین نہ اٹھ جائیں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِرْ وَلْتَضْمُ فَحِذْيَهَا»۔ (ابن ابی شیبہ: 2777)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جب عورت سجدہ کرے تو سرین کے بل بیٹھے اور اپنی دونوں رانوں کو ملا کر رکھے۔

عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَهُ عَلَى فَحِذْيِهِ إِذَا سَجَدَ كَمَا تَضَعُ الْمَرْأَةُ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 2780)

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند کیا کرتے تھے کہ کوئی مرد سجدہ کرتے ہوئے عورت کی طرح اپنے پیٹ کو اپنی رانوں پر رکھے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: «إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَضُمَّ فَحِذْيَهَا، وَلْتَضَعُ بَطْنَهَا عَلَيْهِمَا»۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 2779)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: جب عورت سجدہ کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی رانوں کو ملا لے اور اپنے پیٹ کو اُن دونوں رانوں پر رکھ دے۔
عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: «إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَلْزِقْ بَطْنَهَا بِفَحِذْيَهَا، وَلَا تَرْفَعْ عَجِيزَتَهَا، وَلَا تُجَافِي كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ»۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 2782)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: جب عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ چپکا دے، اور اپنی سرین کو اٹھا کر نہ رکھے اور مردوں کی طرح کھل کر سجدہ نہ کرے (یعنی اپنے جسم کو الگ الگ کر کے نہ رکھے)۔
عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: «كَأَنَّ تُوْمَرُ الْمَرْأَةِ أَنْ تَضَعَ ذِرَاعَهَا وَبَطْنَهَا عَلَى فَحِذْيِهَا إِذَا سَجَدَتْ، وَلَا تَجَافِي كَمَا يَتَجَافَى الرَّجُلُ، لِكَيْ لَا تَرْفَعَ عَجِيزَتَهَا»۔ (مصنف عبد الرزاق: 5071)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: عورت کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ سجدہ کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں اور پیٹ کو اپنی ران پر رکھے اور مردوں کی طرح کھل کر (الگ الگ ہو کر) سجدہ نہ کرے تاکہ اُس کی سرین (مردوں کی طرح) نہ اٹھ جائے۔

عورت نماز میں کیسے بیٹھے گی:

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: تَجْلِسُ الْمَرْأَةُ مِنْ جَانِبِ فِي الصَّلَاةِ۔ (ابن ابی شیبہ: 2792)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: عورت نماز میں (جلسہ

اور قعدہ میں) ایک جانب ہو کر (یعنی بائیں سرین پر توڑک کے ساتھ) بیٹھے۔
 عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ «إِذَا جَلَسَتْ فِي مَثْنَى أَوْ أَرْبَعٍ تَرَبَّعَتْ»۔ (مصنف عبد الرزاق: 5074)

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا جب نماز میں پہلے یا دوسرے قعدہ میں بیٹھتیں تو سمت کر (توڑک کے ساتھ) بیٹھا کرتی تھیں۔
 عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: «جُلُوسُ الْمَرْأَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ كَجُلُوسِهَا مَثْنَى»۔ (مصنف عبد الرزاق: 5076)

ترجمہ: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ حضرت عطاء سے نقل فرماتے ہیں کہ عورت کا دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) بیٹھنا اسی طرح ہو گا جیسے وہ قعدہ میں بیٹھتی ہے۔
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: «تُؤَمِّرُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ فِي مَثْنَى أَنْ تَضُمَّ فَخِذَيْهَا مِنْ جَانِبٍ»۔ (مصنف عبد الرزاق: 5077)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت کو حکم دیا جائے گا کہ وہ نماز میں دو کعت پر (یعنی قعدہ میں) اس طرح بیٹھے کہ وہ اپنی رانوں کو ایک جانب ملا لے (یعنی توڑک کے ساتھ بیٹھے)۔

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: «تَجْلِسُ الْمَرْأَةُ فِي مَثْنَى كَيْفَ شَاءَتْ إِذَا اجْتَمَعَتْ»۔ (مصنف عبد الرزاق: 5078)

ترجمہ: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ حضرت عطاء کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: عورت قعدہ میں جس طرح چاہے بیٹھے بشرطیکہ وہ سمت کر بیٹھے۔

فقہی عبارات کی روشنی میں:

ذیل میں ائمہ اربعہ کی معتبر اور مستند کتب فقہ کے حوالے سے یہ ذکر کیا جا رہا ہے کہ

مرد و عورت کی نماز میں یکسانیت کا قول ائمہ اربعہ میں سے کسی کا بھی نہیں، یہ صرف ہمارے زمانے کے غیر مقلدین ہی کا نظریہ ہے۔

فقہ مالکی:

خلاصہ فقہیہ میں ہے علامہ محمد عربی قروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”أَمَّا الْمَرْأَةُ فَتَكُونُ مُنْضَمَّةً فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهَا“۔ ترجمہ: نماز کے اندر عورت اپنے تمام احوال میں سمٹ کر رہے گی۔ (الخلاصۃ الفقہیہ علی مذهب السادة المالکیہ: 79)

اسی صفحہ میں دو چار سطروں کے بعد ہے: ”وتفريج الفخذين للرجل فلما يصفهما بخلاف المرأة“ ترجمہ: اور (تشہد میں بیٹھنے کی حالت میں) رانوں کے درمیان کشادگی کرنے کا حکم مردوں کیلئے ہے لہذا اسے چاہیے کہ اپنی رانوں کو نہ ملائے، بخلاف عورت کے، کیونکہ وہ اپنی رانوں کو ملا کر رکھے گی۔ (الخلاصۃ الفقہیہ علی مذهب السادة المالکیہ: 79)

شرح کبیر میں ہے: ”يُنْدَبُ كَوْنُهَا مُنْضَمَّةً فِي رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا“ عورت کیلئے رکوع اور سجدہ سمٹ کر کرنا مستحب ہے۔ (الشرح الکبیر مع الدسوقي: 1/249)

علامہ دسوقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”قَوْلُهُ: يُنْدَبُ كَوْنُهَا مُنْضَمَّةً أَيَّ بَحِثُ تَلَصُّقُ بَطْنِهَا بِفَخْذَيْهَا وَمِرْفَقَيْهَا بِرُكْبَتَيْهَا“ عورت کا سمٹ کر رکوع و سجدہ کرنا مستحب ہے، یعنی اس طرح سجدہ کرے کہ اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ اور اپنی کہنیوں کو گھٹنوں کے ساتھ چپکالے۔ (حاشیۃ الدسوقي علی الشرح الکبیر: 1/249، 250)

علامہ قیروانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”وَهِيَ فِي هَيْئَةِ الصَّلَاةِ مِثْلُهُ غَيْرَ أَنَّهَا تَنْضَمُ وَلَا تُفَرِّجُ فَخْذَيْهَا وَلَا عَضْدَيْهَا وَتَكُونُ مُنْضَمَّةً مُتَزَوِّجَةً فِي جُلُوسِهَا وَسُجُودِهَا وَأَمْرُهَا كُلُّهُ“ ترجمہ: عورت کی نماز مرد کی طرح ہے، سوائے اس کے

کہ وہ سمٹ کر نماز پڑھے اور اپنی رانوں اور بازوؤں کے درمیان کشادگی نہ کرے اور اپنے بیٹھنے، سجدہ کرنے اور تمام حالتوں میں سمٹی ہوئی رہے۔ (الرسالۃ للتقیر والی: 34)

فقہ العبادات میں ہے: ”يُنْدَبُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُنْعِدَ بَطْنَهُ عَنْ فَخْذَيْهِ، وَمِرْفَقَيْهِ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، وَضَبْعَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ إِبْعَادًا وَسَطًا، أَمَّا الْمَرْأَةُ فَتَكُونُ مُنْضَمَّةً فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهَا“ ترجمہ: مرد کیلئے مستحب ہے کہ وہ پیٹ کو اپنی رانوں سے، کہنیوں کو اپنے گھٹنوں سے اور بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے اعتدال کے ساتھ الگ رکھے، لیکن عورت اپنی تمام حالتوں میں سمٹی رہے۔ (فقہ العبادات علی المذہب المالکی: 165)

منح الجلیل میں علامہ ابو عبد اللہ المالکی لکھتے ہیں: ”إِنَّ الْمَرْأَةَ لَا يُنْدَبُ لَهَا كَوْنُهَا مُنْضَمَّةً فِي رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا فَتُلْصِقُ بَطْنَهَا بِفَخْذَيْهَا وَمِرْفَقَيْهَا بِرُكْبَتَيْهَا“ ترجمہ: عورت کیلئے مستحب ہے کہ وہ اپنے رکوع اور سجدوں میں سمٹی ہوئی رہے، پس اسے چاہیے کہ اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ اور اپنی کہنیوں کو اپنے گھٹنوں کے ساتھ ملا لے۔ (منح الجلیل: 1/261)

فقہ شافعی:

کتاب الأم میں حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”(قَالَ الشَّافِعِيُّ): وَقَدْ أَدَّبَ اللَّهُ تَعَالَى النِّسَاءَ بِالِاسْتِئْثَارِ وَأَدَّبَهُنَّ بِذَلِكَ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ فِي السُّجُودِ أَنْ تَضُمَّ بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ وَتُلْصِقَ بَطْنَهَا بِفَخْذَيْهَا وَتَسْجُدَ كَأَسْتَرٍ مَا يَكُونُ لَهَا وَهَكَذَا أَحَبُّ لَهَا فِي الرُّكُوعِ وَالْجُلُوسِ وَجَمِيعِ الصَّلَاةِ أَنْ تَكُونَ فِيهَا كَأَسْتَرٍ مَا يَكُونُ لَهَا وَأَحَبُّ أَنْ تَكُفَّتْ جِلْبَابَهَا وَتَجَافِيَهُ رَاكِعَةً وَسَاجِدَةً عَلَيْهَا لِنَلَا تَصِفَهَا ثِيَابُهَا“ اور اللہ

تعالیٰ نے عورتوں کو ستر پوشی کا ادب سکھایا اور اللہ کے رسول ﷺ نے بھی عورتوں کو اسی کی تعلیم دی ہے، اور میں عورت کیلئے سجدوں میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ اپنے جسم کے بعض حصوں کو بعض کے ساتھ ملائے (یعنی سمٹ کر سجدہ کرے) اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ چپکالے اور ایسے سجدہ کرے جو اُس کیلئے زیادہ سے زیادہ ستر کا باعث ہو اور اسی طرح میں عورت کیلئے رکوع میں، بیٹھنے میں اور نماز کے تمام افعال میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ وہ نماز میں ایسے رہے جو اُس کیلئے زیادہ سے زیادہ ستر پوشی کا باعث بنے اور میں اُس کیلئے یہ پسند کرتا ہوں وہ اپنی بڑی چادر کو سمیٹے اور رکوع و سجدہ میں اُس کو جسم سے کچھ الگ (ڈھیلی کر کے) رکھے تاکہ اُس کے کپڑے اُس کے جسم کو (چپک جانے اور چست ہو جانے سے) نمایاں نہ کریں۔ (الائم للشافعی: 1/138)

الحاوی الکبیر میں ہے: ”وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي عَمَلِ الصَّلَاةِ، إِلَّا أَنَّ الْمَرْأَةَ يُسْتَحَبُّ لَهَا أَنْ تَضُمَّ بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ، وَأَنْ تُلْصِقَ بَطْنَهَا فِي السُّجُودِ بِفَخْذَيْهَا كَأَسْتَرٍ مَا يَكُونُ، وَأُحِبُّ ذَلِكَ لَهَا فِي الرُّكُوعِ وَفِي جَمِيعِ عَمَلِ الصَّلَاةِ، وَأَنْ تُكْثِفَ جِلْبَابَهَا وَتُجَافِيَهُ رَاكِعَةً وَسَاجِدَةً؛ لِئَلَّا تَصِفَهَا نِيَابَهَا، وَأَنْ تَخْفِضَ صَوْتَهَا“ ترجمہ: نماز کے عمل میں مردوں اور عورتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں مگر یہ کہ عورت کیلئے مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے جسم کے بعض حصے کو بعض کے ساتھ ملائے اور سجدوں میں اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملائے زیادہ سے زیادہ ستر پوشی کرتے ہوئے، اور میں عورت کیلئے رکوع میں اور نماز کے سارے اعمال میں اسی (زیادہ سے زیادہ ستر پوشی) کو پسند کرتا ہوں، اور یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ عورت اپنی بڑی چادر کو اپنے اوپر اچھی طرح لپیٹے اور رکوع و سجدہ کرتے

ہوئے وہ چادر جسم سے کچھ الگ (ڈھیلی کر کے) رکھے تاکہ اس کے کپڑے اس کے جسم کو (چپک جانے اور چست ہو جانے سے) نمایاں نہ کریں اور اپنی آواز کو پست رکھے۔ (الحاوی الکبیر: 2/161)

اسی کتاب میں اگلے صفحے کے اندر ہے: ”وَالثَّانِيَةُ: أَنْ يَجْتَمِعَنَّ فِي رُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَلَا يَتَجَافَيْنِ، لِأَنَّ ذَلِكَ أَسْتَرُ لَهُنَّ وَأَبْلَغُ فِي صَيَانَتِهِنَّ“۔ ترجمہ: دوسرے وہ افعال جن کے اندر مرد و عورت کا فرق ہے، وہ یہ ہیں کہ عورتیں اپنے رکوع اور سجدوں کو سمٹ کر اور اکٹھا ہو کر کریں اور اور اعضاء کو الگ (کشادہ) نہ رکھیں اس لئے کہ یہ اُن کیلئے زیادہ ستر پوشی کا باعث ہے اور اسی میں اُن کی زیادہ حفاظت ہے۔ (الحاوی الکبیر: 2/162)

علامہ غمراوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”وَيَفْرُقُ الذَّكَرُ رُكْبَتَيْهِ وَيَرْفَعُ بَطْنَهُ عَنْ فَخْذَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ رَاجِعٌ لِلثَّلَاثَةِ وَتَضُمُّ الْمَرْأَةُ وَالْخُنْثَى أَيْ الْمَرْفُوقَيْنِ إِلَى الْجَنْبَيْنِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ“ ترجمہ: اور مرد اپنے گھٹنوں کو رکوع اور سجدوں میں الگ رکھے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے اٹھا کر رکھے اور اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھے، اور عورت اور خنثی پوری نماز میں اپنی کہنیوں کو (پہلوؤں سے) ملا کر رکھیں۔ (السراج الوہاج: 47)

العزیز شرح الوجیز میں ہے جو کہ ”الشرح الکبیر“ کے نام سے معروف ہے: ”وَالْمَرْأَةُ لَا تَفْعَلُ ذَلِكَ، بَلْ تَضُمُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَإِنَّهُ أَسْتَرٌ لَهَا“۔ ترجمہ: اور عورت مرد کی طرح یہ نہ کرے (یعنی سجدہ میں گھٹنوں اور کہنیوں کو پہلوؤں سے الگ نہ رکھے) بلکہ

اپنے جسم کے بعض حصے کو بعض کے ساتھ ملا کر سجدہ کرے کیونکہ یہ اُس کیلئے زیادہ ستر پوشی کا باعث ہے۔ (العزیز شرح الوجیز للقرطوبی: 1/525)

المہذب فی فقہ الامام الشافعی میں ہے: ”والمستحب أن يجافي مرفقيه عن جنبيه لما روى أبو حميد الساعدي رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم فعل ذلك فإن كانت امرأة لم تجاف بل تضم المرفقين إلى الجنين لأن ذلك أستر لها“ ترجمہ: اور مستحب یہ ہے کہ (سجدہ میں) اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ کر کے رکھے، اُس روایت کی وجہ سے جو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے، لیکن اگر عورت ہو تو الگ نہیں کرے گی بلکہ اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں کے ساتھ ملا لے گی اس لئے کہ یہ اُس کیلئے زیادہ ستر پوشی کا باعث ہے۔ (المہذب: 1/143)

فقہ شافعی کے مشہور شارح علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”وَيُسَنُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُجَافِيَ مَرْفَقِيهِ عَنْ جَنْبِيهِ وَيُسَنُّ لِلْمَرْأَةِ ضَمُّ بَعْضِهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَرْكُ الْمُجَافَاةِ“۔ ترجمہ: اور مرد کیلئے مسنون ہے کہ وہ اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھے اور عورت کیلئے اپنے جسم کے بعض حصے کو بعض سے ملا کر رکھنا اور الگ (یعنی کشادہ ہونے) کو ترک کرنا مسنون ہے۔

اُس کے بعد فرمایا: ”وَأَمَّا الْخُنْثَى فَالصَّحِيحُ أَنَّهَا كَالْمَرْأَةِ يُسْتَحَبُّ لَهُ ضَمُّ بَعْضِهِ إِلَى بَعْضٍ وَقَالَ صَاحِبُ الْبَيَانِ قَالَ الْقَاضِي أَبُو الْفُتُوحِ لَا يُسْتَحَبُّ لَهُ الْمُجَافَاةُ وَلَا الضَّمُّ لِأَنَّهُ لَيْسَ أَحَدُهُمَا أَوَّلَى مِنَ الْآخِرِ وَالْمَذْهَبُ الْأَوَّلُ وَبِهِ قَطَعَ الرَّافِعِيُّ لِأَنَّهُ أَحْوَطُ“ ترجمہ: اور رہا خنثی کا معاملہ تو اُس کے بارے میں

صحیح یہ ہے کہ وہ (نماز میں) عورت کی طرح ہے یعنی اُس کیلئے بھی یہی مستحب ہے کہ وہ اپنے جسم کے بعض حصے کو بعض کے ساتھ ملائے (یعنی سمٹ کر نماز پڑھے)۔ صاحب بیان کے مطابق قاضی ابوالفتوح نے یہ کہا ہے کہ خفشی کیلئے (مرد کی طرح) کشادہ ہو کر یا (عورت کی طرح) سمٹ کر نماز پڑھنا مستحب نہیں اس لئے کہ اُس کی دونوں جہتوں میں سے کوئی ایک بھی دوسرے سے اولیٰ نہیں، لیکن مذہب پہلا قول ہی ہے اور اسی کا علامہ رافعی رحمۃ اللہ علیہ نے قطعی فیصلہ فرمایا ہے اس لئے کہ یہ زیادہ احتیاط پر مبنی ہے۔ (المجموع شرح المہذب: 3/409، 410)

فقہ شافعی کی مزید کتابیں دیکھئے: (المنہاج القويم شرح المقدمة الحضرمية: 103) (الإقناع فی حل الفاظ ابی شجاع: 1/146) (تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج: 2/76)

فقہ حنبلی:

الإقناع میں ہے: ”والمراة كالرجل في ذلك إلا أنها تجمع نفسها في الركوع والسجود وجميع أحوال الصلاة وتجلس متربعة أو تسدل رجلها عن يمينها وهو أفضل“ ترجمہ: اور عورت مرد کی طرح ہے مگر یہ کہ وہ نماز میں رکوع سجدوں اور نماز کی تمام حالتوں میں اپنے آپ کو سمیٹے اور چار زانو بیٹھے یا اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بیٹھے اور یہی افضل ہے۔ (الإقناع: 1/125)

المبدع فی شرح المتع میں ہے: ”وَالْمَرَأَةُ كَالرَّجُلِ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ لَشُمُولِ الْخِطَابِ لَهُمَا لِقَوْلِهِ: «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي» (إِلَّا أَنَّهَا تَجْمَعُ نَفْسَهَا فِي الرُّكُوعِ، وَالسُّجُودِ) أَي: لَا يُسَنُّ لَهَا التَّجَافِي، لِمَا رَوَى زَيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ

فَقَالَ: إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى بَعْضٍ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي "مُرَاسِيلِهِ" وَلِأَنَّهَا عَوْرَةٌ فَكَانَ الْأَلْفُ بِهَا اللَّائِضِمَامَ، وَذَكَرَ فِي "الْمُسْتَوْعِبِ" وَغَيْرِهِ أَنَّهَا تَجْمَعُ نَفْسَهَا فِي جَمِيعِ أَحْوَالِ الصَّلَاةِ لِقَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَتَجْلِسُ مُتَرَبِّعَةً) لِأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَتَرَبَّعْنَ فِي الصَّلَاةِ (أَوْ تُسَدِّلَ رِجْلَيْهَا فَتَجْعَلَهُمَا فِي جَانِبِ يَمِينِهَا) ترجمہ: اور عورت ان تمام چیزوں میں مرد کی طرح ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا خطاب دونوں کو شامل ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتا ہوا دیکھتے ہو۔ البتہ عورت رکوع اور سجود کے اندر اپنے آپ کو سمیٹے گی، یعنی عورت کیلئے الگ (کشادہ) ہونا مسنون نہیں ہے، اس لئے کہ حضرت زید بن حبیب کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دفعہ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ ﷺ نے (انہیں دیکھ کر) ارشاد فرمایا: جب تم دونوں سجدہ کرو تو جسم کے بعض حصے کو بعض کے ساتھ ملا کر (یعنی سمٹ کر) سجدہ کیا کرو، اس لئے کہ عورت اس معاملہ میں مرد کی طرح نہیں ہے۔ یہ روایت ابو داؤد نے اپنی مراسیل میں روایت کی ہے۔ اور اس لئے کہ عورت چھپانے کی چیز ہے لہذا اس کیلئے سمٹ کر نماز پڑھنا ہی زیادہ لائق اور مناسب ہے۔ اور مستوعب وغیرہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ عورت اپنے آپ کو نماز کی تمام حالتوں میں سمیٹے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی وجہ سے۔ اور عورت چار زانو بیٹھے گی، اس لئے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عورتوں کو نماز میں چار زانو بیٹھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ یا اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف باہر نکال کر بیٹھے۔ (المبدع فی شرح المتع: 1/124)

فقہ حنبلی کے مشہور شارح علامہ ابن قدامة المقدسی فرماتے ہیں: ”لَا تُكْفَى فِي مَعْنَى التَّجَافِي، وَلَا يُشْرَعُ ذَلِكَ لَهَا، بَلْ تَجْمَعُ نَفْسَهَا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَسَائِرِ صَلَاتِهَا“۔ ترجمہ: (عورت تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ مردوں کی طرح اوپر کانوں تک نہیں اٹھائے گی) کیونکہ یہ کشادگی کے معنی میں ہے اور عورت کیلئے نماز میں اپنے جسم کی کشادگی مشروع نہیں، بلکہ وہ اپنے آپ کو رکوع اور سجدوں میں اور اپنی ساری نماز میں سمیٹ کر رکھے گی۔ (المغنی لابن قدامة: 1/340)

فقہ حنبلی کی مزید کتابیں دیکھئے: (الشرح الکبیر علی متن المتع لابن قدامة المقدسی: 1/599)
(المغنی لابن قدامة: 1/403) (کشاف القناع: 1/364)

فقہ حنفی:

ہدایہ میں ہے: ”وَالْمَرْأَةُ تَرْفَعُ يَدَيْهَا حِذَاءَ مَنْكِبَيْهَا وَهُوَ الصَّحِيحُ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا“ ترجمہ: تکبیر تحریمہ کے وقت، عورت کندھوں کے برابر اپنے ہاتھ اٹھائے، یہی زیادہ صحیح ہے کیونکہ اس میں عورت کی زیادہ پردہ پوشی ہے۔ (ہدایہ، باب صفة الصلاة)
ایک اور قعدہ کی حالت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”فَإِنْ كَانَتْ امْرَأَةٌ جَلَسَتْ عَلَى إِلَيْتِهَا الْيُسْرَى وَأَخْرَجَتْ رِجْلَيْهَا مِنَ الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ؛ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا“۔ ترجمہ: اگر عورت نماز ادا کر رہی ہے تو اپنے بائیں سرین پر بیٹھے اور دونوں پاؤں دائیں طرف باہر نکالے کہ اس میں اس کا ستر زیادہ ہے۔۔ (ہدایہ، باب صفة الصلاة)

سجدہ کی کیفیت کو یوں بیان کیا گیا: ”وَالْمَرْأَةُ تَنْخَفِضُ فِي سُجُودِهَا وَتَلْزَقُ بَطْنَهَا بِفَخْذَيْهَا؛ لِأَنَّ ذَلِكَ أَسْتَرُ لَهَا“۔ ترجمہ: عورت اپنے سجدوں میں پست

ہو کر سجدہ کرے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملا دے کیونکہ یہ صورت اس کے لئے زیادہ پردہ والی ہے۔ (بدایہ، باب صفۃ الصلاۃ)

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”فَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَيَنْبَغِي أَنْ تَفْتَرِشَ ذِرَاعَيْهَا وَتَنْخَفِضُ وَلَا تَنْتَصِبَ كَأَنَّتِصَابَ الرَّجُلِ وَتَلْزُقُ بَطْنَهَا بِفَخْذَيْهَا لِأَنَّ ذَلِكَ أَسْتَرُ لَهَا“۔ ترجمہ: عورت کو چاہیے کہ (سجدہ میں) اپنے بازو بچھا دے اور سکر جائے اور مردوں کی طرح کھل کر نہ رہے اور اپنا پیٹ اپنے رانوں سے چمٹائے رکھے کہ یہ اس کے لئے زیادہ ستر والی صورت ہے۔ (بدائع الصنائع: 1/210)

علامہ حصکفی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”أَلْهَى تُخَالِفُ الرَّجُلَ فِي خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ“۔ نماز میں پچیس چیزوں کے اندر عورت کو مردوں کے خلاف دوسری چیز کا حکم دیا گیا ہے۔ (الدر المختار: 1/504) علامہ شامی رحمۃ اللہ نے اسی کے حاشیہ میں چھبیس جگہ پر مخالفت کا ذکر کیا ہے۔ (رد المختار: 1/504)

مزید دیکھیے: (المبسوط: 1/23) (تمییز الحقائق: 1/118) (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: 259)

نماز میں عورتوں کی مخصوص صورتیں:

عورتوں کی نماز کے وہ خصوصی مسائل جس میں وہ مردوں سے ممتاز ہیں، وہ یہ ہیں:

(1) عورتوں کو قیام کی حالت میں دونوں پاؤں ملے ہوئے رکھنے چاہئیں، اس طرح کہ ان میں فاصلہ نہ ہو، اسی طرح رکوع و سجود میں بھی ٹخنے ملا کر رکھنے چاہیے۔

(2) عورتوں کو خواہ سردی وغیرہ کا عذر ہو یا نہ ہو ہر حال میں چادر یا دوپٹہ وغیرہ کے اندر ہی سے ہاتھ اٹھانے چاہیے، ہاتھوں کو باہر نہیں نکالنا چاہیے۔ (3) عورتوں کو تکبیر

تحریم کہتے ہوئے صرف اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھانے چاہیے۔ (4) عورت کو تکبیر تحریمہ کے بعد سینہ پر چھاتی کے نیچے یا اوپر ہاتھ رکھنے چاہئیں۔ (5) عورت کو اپنی داہنی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دینا چاہئے۔ (6) عورت کو رکوع میں زیادہ جھکنا نہیں چاہئے بلکہ اتنا جھکے کہ اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ (7) عورت کو رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ کیے بغیر ملا کر رکھنی چاہئیں۔ (8) عورت رکوع میں اپنے ہاتھوں پر سہارا نہ دے، اُسے چاہیے کہ رکوع میں ہاتھ صرف گھٹنوں پر رکھے، گھٹنوں کو پکڑنا نہیں چاہیے۔ (9) عورت رکوع میں اپنے گھٹنوں کو جھکائے رکھے۔ (10) عورت کو رکوع میں اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے ملی ہوئی رکھنی چاہئیں یعنی سمٹی ہوئی رہیں۔ (11) عورت کو سجدے میں کہنیاں زمین پر بجھی ہوئی رکھنی چاہئیں۔ (12) سجدے میں دونوں پاؤں انگلیوں کے بل کھڑے نہیں رکھنے چاہئیں بلکہ دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے اور خوب سمٹ کر اور سکڑ کر سجدہ کرے (یعنی سرین نہ اٹھائے) (13) سجدے میں پیٹ رانوں سے ملا ہوا ہونا چاہئے یعنی پیٹ کو رانوں پر بچھا دے۔ (14) بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں، غرضیکہ عورتوں کو چاہیے کہ سجدے میں بھی سمٹی ہوئی رہیں۔ (15) قعدہ میں بیٹھتے وقت مردوں کے برخلاف دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہئے یعنی سرین زمین پر رہے، پاؤں پر نہ رکھے۔ (16) عورتوں کو قعدہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھنی چاہیے۔ (17) جب کوئی امر نماز میں پیش آئے مثلاً عورت کی

نماز کے آگے سے کوئی گزرے تو ”تصفیق“ کرے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارے اور مردوں کی طرح سبحان اللہ نہ کہے۔ (18) مردوں کی امامت نہ کرے۔ (19) نماز میں صرف عورتوں کی جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے (مردوں کے لئے جماعت واجب ہے) (20) عورتیں اگر جماعت کریں تو جو عورت امام ہو وہ صف کے بیچ میں کھڑی ہو، مردوں کی طرح آگے بڑھ کر کھڑا ہونا درست نہیں۔ (21) عورتوں کا جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔ (22) مردوں کی جماعت میں عورت مردوں سے پیچھے کھڑی ہو۔ (23) عورتوں پر جمعہ فرض نہیں لیکن اگر پڑھ لیں تو صحیح ہو جائے گا اور ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔ (24) عورت پر عیدین کی نماز واجب نہیں۔ (25) عورتوں پر ایام تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیر واجب نہیں۔ (لیکن رائج یہ ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں پر بھی واجب ہے، البتہ مردوں کی طرح جہر نہ کرے، آہستہ آواز میں کہے۔ از مرتب)

(26) عورت کیلئے نماز فجر مردوں کی طرح اجالا ہونے کے بعد پڑھنا مستحب نہیں، بلکہ جلدی اندھیرے میں پڑھ لینا مستحب ہے۔ (27) عورتوں کو نماز میں کسی بھی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ہر جہری نماز میں بھی آہستہ قرأت کرنا واجب ہے بلکہ جن فقہاء کے نزدیک عورت کی آواز داخل ستر ہے اُن کے نزدیک جہر کے ساتھ قرأت کرنے سے عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (28) عورت اذان نہ دے۔ (عمدة الفقه: 2/ 114، 115، تلخیص)

﴿مرد و عورت کی نماز میں فرق کا چارٹ﴾

مرد کی نماز	عورت کی نماز
(1) مرد کیلئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز مگر خلافِ ادب اور مکروہ ہے	(1) عورت کیلئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہی نہیں اور اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔
(2) مرد کیلئے ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ڈھکا ہوا ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔	(2) عورت کیلئے چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ پورا بدن ڈھکا ہوا ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔
(3) مرد کیلئے مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے۔	(3) عورت کیلئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔
(4) مرد کیلئے اذان دینا درست بلکہ باعثِ اجر و ثواب ہے۔	(4) عورت کیلئے اذان دینا جائز نہیں اور نہ اس کی اذان معتبر ہوتی ہے۔
(5) مرد اقامت کہہ سکتا ہے۔	(5) عورت اقامت نہیں کہہ سکتی۔
(6) مرد پر جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔	(6) عورت پر نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب نہیں۔
(7) مرد مردوں اور عورتوں دونوں کا امام بن سکتا ہے۔	عورت مردوں کی امامت تو کر ہی نہیں کر سکتی اور عورتوں کی امامت کرنی بھی

مکروہ ہے۔	
(8) عورت اگر صرف عورتوں کی امامت بھی کرے (جو مکروہ ہے) تب بھی اسے پیچھے صف کے درمیان ہی کھڑا ہونے کا حکم ہے۔	(8) مرد کیلئے امامت کرتے ہوئے آگے کھڑے ہونے کا حکم ہے۔
(9) عورت کیلئے بہترین صف پچھلی قرار دی گئی ہے۔	(9) مرد کیلئے بہترین صف اگلی صفوں کو قرار دیا گیا ہے۔
(10) عورت کیلئے تصفیق یعنی ہاتھ کو ہاتھ پر مارنے کا حکم دیا گیا ہے۔	(10) مرد کیلئے امام کو اس کی کسی غلطی پر متنبہ کرتے ہوئے ”سبحان اللہ“ کہنے کا حکم ہے۔
(11) عورت کیلئے جماعت میں پچھلی صف میں اکیلے کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔	(11) مرد کیلئے جماعت کے اندر پچھلی صف میں اکیلے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔
(12) مردوں کی اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے بھی عورت کیلئے پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، مردوں کے ساتھ کھڑا ہونا جائز نہیں۔	(12) اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے مرد کیلئے پیچھے کھڑا ہونا درست نہیں۔

(13) مرد کیلئے مسجد میں آنے میں کسی کی اجازت شرط نہیں۔	(13) عورت کیلئے مسجد میں آنے میں شوہر کی اجازت شرط ہے۔
(14) مرد کیلئے مسجد میں خوشبو لگا کر نماز پڑھنا افضل ہے۔	(14) عورت کیلئے خوشبو لگا کر مسجد آنا جائز ہی نہیں۔
(15) مرد پر جمعہ فرض ہے۔	(15) عورت پر جمعہ فرض نہیں۔
(16) مرد کیلئے قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہیئے۔	(16) عورت کے دونوں پاؤں کے ٹخنے ملے ہوئے ہونے چاہیئے۔
(17) مرد کیلئے پانچے ٹخنوں سے نیچے لڑکانا جائز نہیں، اور اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔	(17) عورت کیلئے پانچے ٹخنوں سے نیچے رکھنا ضروری ہے، ٹخنے اور پنڈلیاں کھلے ہوئے ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہوگی۔
(18) مرد کیلئے آستینیں چڑھا کر اور کہنیاں کھول کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	(18) عورت کیلئے آستینیں چڑھا کر اور کہنیاں یا کلائیوں کھول کر نماز پڑھنے سے نماز ہی نہیں ہوتی۔
(19) تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے مرد کو	(19) عورت کو تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے

اس قدر ہاتھ اٹھانا چاہیے کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر آجائیں۔	صرف اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھانے چاہیے۔
(20) تکبیر تحریمہ میں مرد کو رومال یا چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر ہاتھ اٹھانا چاہیے۔	(20) عورت کو چادر اور دوپٹہ وغیرہ سے ہاتھ نکالے بغیر اندر ہی سے ہاتھ اٹھانا چاہیے۔
(21) تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنی عام حالت پر رکھنا چاہیے کھولنے یا بند کرنے کی کوشش نہ کرے۔	(21) عورت کو چاہیے کہ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھے۔
(22) مرد کو قیام میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا چاہیے۔	(22) عورت کو ہاتھ سینے پر چھاتی کے نیچے یا اوپر باندھنے چاہیے۔
(23) ہاتھ باندھتے ہوئے مرد کو چاہیے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کے گٹوں کو حلقہ کی شکل میں پکڑ لے اور باقی تینوں انگلیاں بائیں ہاتھ کی پشت پر کہنیوں کی جانب	(23) عورت کو دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھنی چاہیے، حلقہ بنا کر گٹوں کو پکڑنا نہیں چاہیے۔

	رُخ کرتے ہوئے رکھیں۔
(24) عورت کو قیام میں بازو اور کہنیوں کو جسم سے ملا کر رکھنا چاہیے۔	(24) مرد کو قیام کی حالت میں بازو اور کہنیاں کشادہ کر کے رکھنا چاہیے۔
(25) عورتوں کو نماز میں کسی بھی وقت بلند آواز سے قراءت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ہر جہری نماز میں بھی آہستہ قراءت کرنا واجب ہے۔	(25) جہری نمازوں میں مردوں کیلئے امام ہونے کی صورت میں اونچی آواز سے قراءت کرنا واجب ہے اور منفرد ہونے کی صورت میں افضل ہے۔
(26) عورت کو رکوع میں زیادہ جھکنا نہیں چاہئے بلکہ اتنا جھکے کہ بس اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔	(26) مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہئے اس قدر کہ سرین، کمر اور سر تینوں برابر ہو کر ایک سیدھ میں آجائیں۔
(27) عورت کو رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ کیے بغیر ملا کر رکھنی چاہئیں۔	(27) مردوں کو رکوع میں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر گھٹنوں کو پکڑ لینا چاہئے۔
(8) عورت رکوع میں اپنے ہاتھوں پر سہارا نہ دے، اُسے چاہئے کہ رکوع میں	(28) مردوں کو رکوع میں اپنے ہاتھوں پر زور دے کر گھٹنوں کو پکڑ لینا چاہئے۔

<p>ہاتھ صرف گھٹنوں پر رکھے، گھٹنوں کو پکڑنا نہیں چاہیے۔</p>	
<p>(29) عورت کو چاہیے کہ رکوع میں اپنے گھٹنوں کو جھکا کر یعنی خم دیکر رکھے اور بازو اور کہنیاں بھی تپتی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔</p>	<p>(29) مردوں کو چاہیے کہ رکوع میں اپنی کہنیاں، بازو اور گھٹنے، سیدھے تپتے ہوئے رکھیں۔</p>
<p>(30) عورت کو رکوع میں اپنی کہنیاں اپنے پہلو سے ملی ہوئی رکھنی چاہئیں یعنی سمٹی ہوئی رہیں۔</p>	<p>(30) مردوں کو چاہیے کہ رکوع میں اپنی کہنیاں اور بازو پہلو سے الگ کر کے رکھیں۔</p>